13

عبودیت ہی تمام کامیابیوں کی کلید ہے

(فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۱۸ء بمقام ڈلہوزی)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا:-

"سورۃ فاتحہ میں جہاں اور عظیم الشان بلکہ غیر محدود نصائح اور مواعظ بیان کئے گئے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اور پھر ان کے ذریعہ ساری دُنیا کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ کوئی چیز مفید یا بابرکت یا کوئی خوشی اور راحت کوئی ترقی یا کمال کوئی درجہ یا رُتبہ ایسا حاصل نہیں ہوسکتا جو خدا تعالیٰ کے قوانین کے خلاف چل کر حاصل ہو۔ بلکہ تمام کامیابیوں کا ذریعہ عبودیت ہے۔

جب کبھی وہ خدائی کا دعویٰ کریگا۔ خواہ مُنہ سے کرے جیسا کہ بعض بیوقوف کرتے ہیں۔ یا اپنے اعمال سے ایسا ظاہر کرے وہ یقیناً ناکام و نامراد رہے گا۔ نبی کا دعویٰ کرنے والے کے لیے تو فرمایا۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین۔ (الحاقۃ ۴۵ تا ۴۸) ہم اس کی رگ جان پکڑ کر کاٹ دیتے۔ مگر خدائی دعویٰ کرنے والے کے لیے ایسا نہیں کہا۔ اس لیے کہ وہ تو فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔

مشہور ہے کہ ایک شخص نے خُدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمیندار چاہتا تھا کہ اس کو اس دعویٰ سے ہٹاوں۔ مولوی اس سے مباحثہ کرتے تو وہ بھی حجتیں کرتا۔ اور دلائل دیتا۔ آخر زمیندار ایک دن اسے اکیلا پاکر گیا اور پوچھا کہ تم نے خُدائی کا دعویٰ کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ زمیندار نے گردن پکڑ کر نیچے گرا لیا۔ اور کہا میں تو تم کو عرصہ سے تلاش کرتا تھا۔ تم ہی نے میرے باپ کو مارا ہے اور یہ کہہ کر ایک مُکا زور سے اس کے مارا اور پھر کہا کہ تم نے ہی میری ماں کو مارا ہے۔ اور پھر ایک مُکا مارا۔ پھر اپنے ایک ایک رشتہ دار کا نام لیتا جاتا۔ اور مُکے مارتا جاتا۔ آخر اس نے ہاتھ جوڑے اور کہا کہ میں اس دعوے سے باز آیا۔

نبی کو اگر کوئی مارے تو حقیقت مشتبہ ہو سکتی ہے کیونکہ وہ تو انسان ہیں اور ماریں کھاتے ہیں۔ لوگ انہیں ہر قسم کے دُکھ دیتے ہیں اور ان دکھوں اور تکلیفوں کے ذریعہ ہی ان کی سچائی روشن ہو جاتی ہے اور یہ اُن کی ترقی کا ذریعہ ہو جاتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے دکھا دیتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے ہیں۔

مگر خُدائی کا دعویٰ بے وقوفوں کے سوا کون کرسکتا ہے۔ پھر یہ دعویٰ کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو منہ سے ایسا دعویٰ کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو عملاً کرتے ہیں حکومت و اقتدار کے لحاظ سے مال و دولت کے لحاظ سے علم و فن کے لحاظ سے کسی کو کوئی رُتبہ ملتا ہے تو وہ اپنی ہستی سے باہر ہو جاتے ہیں۔ وہ اس قسم کے دعوے عمل سے کرتے ہیں۔ اور یہی دعوے آخر ان کی ذلت و نامرادی کا موجب ہو جاتے ہیں گو اسے اس وقت کوئی نہ سمجھے مگر حقیقی ترقی عبودیت میں ہے جس قدر انسان عبد بنتا ہے اسی قدر اس کی ترقی اور معرفت کے دروازے کُھلتے جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے علم اپنی ذات اپنی عقل اور تدبیر پر کوئی ناز نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کی کوشش ہمت اور تدبیر میں سستی نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ اسے برکت دیتا ہے، لیکن جہاں کسی قوم نے خُدائی کا دعویٰ کیا جو عملاً ہوتا ہے۔ تو یہ دعویٰ اس کے تنزل کا پہلا قدم ہوتا ہے۔ پھر وہ نیچے گرنے لگتی ہے۔ گو اس کا یہ تنزل کسی کو نظر نہ آتا ہو، لیکن آخر ایک بار ہی ایسی گرتی ہے کہ پھر اس کی بربادی اور تنزل بالکل ظاہر ہو جاتا ہے۔

برخلاف اس کے ترقی کرنے والی قوموں میں انکسار اور عبودیت ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کی ترقی کی رفتار بھی بہت دھیمی ہوتی ہے مگر آخر اس کی رفتار میں بھی نمایاں ترقی نظر آتی ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ عملاً خُدائی کا دعویٰ کرنے والی قوموں کا تنزل ابتداً نظر نہیں آتا۔ مگر اس کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ نظر نہیں آتے جس طرح پر ایک مکان ٹپکتا ہو تو وہ نظر آتا ہے اور انسان اس کی مرمت کر کے بند کر دیتا ہے، لیکن جب کسی مکان کی بنیادوں میں اندر ہی اندر پانی پڑتا ہو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یکدم بیٹھ جاتا ہے۔ اور یہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں کی حالت جو عملاً خدائی کا دعوٰے کرتے ہیں اس مکان کی سی ہے جس کی بنیادوں میں پانی پڑ رہا ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید میں جہاں سخت سزا کا ذکر ہے۔ فرمایا فاتی اللہ بنیانھم من القواعد۔

(سورۃ النحل : ۲۷)

پس انسان کبھی عبودیت سے باہر نہ جاتے۔ یہ کبھی نہ سمجھے کہ اس کے لیے کسی پابندی اور اطاعت کی ضرورت نہیں اور نہ کوئی اتباع ہے۔ نہ فرمانبرداری ہے۔ یہ ہلاکت کی راہ ہے۔ اس سے بچو۔ یہ

شیطانی خیال ہے اس سے دُور بھاگو۔حقیقی کامیابی کی راہ عبودیت ہی میں ہے۔اس کے سوا اور کوئی راہ نہیں۔فرمایا۔اِیَّاکَ نَعۡبُدُ۔ پہلے الحمد للہ رب العالمین کہہ کر بتا دیا کہ ہر چیز اسی کی مخلوق ہے اور اسی کے ماتحت ہے۔اور تمام فضلوں اور برکات کا وہی سرچشمہ ہے۔پھر بتایا کہ عبودیت کروگے تو سب کچھ دیں گے۔انعامات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک جسمانی اور ایک رُوحانی۔

جسمانی انعامات کے لیے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔جو قواعد اور قوانین ان انعامات کے لیے مقرر کئے ہیں جو شخص ان کی پابندی کریگا۔وہ انعامات سے حصہ لے گا۔یورپ کے لوگوں سے بڑھ کر کون نیچر کی اطاعت کرے گا۔اور دیکھ لو وہ انعام بھی پاتے ہیں۔

روحانی قواعد کی پابندی وہ نہیں کرتے اور اس کے انعامات بھی نہیں پاتے۔پس ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے پورے فرمانبردار ہو جاؤ۔کہ سارے انعامات اسی کی اطاعت میں ہیں اور یہی مقام عبودیت تمام ترقیوں کی کلید ہے۔انسان بعض وقت ذرا سے رُتبہ۔مال اور حکومت سے ابلیس کی طرح دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔مگر کامیابی اور ترقی عبودیت ہی میں ہے۔یہ ایسا نکتہ ہے کہ ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔آمین ؏

(الفضل ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء)